Regd. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم پنجشنبہ (جمعرات)

فی پرچہ ۱/

۲۴ رمضان المبارک ۱۳۶۸ھ

جلد ۳ | ۲۱ وفا ۱۳۲۸ ہش | ۲۱ جولائی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۶۷

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت

کوئٹہ ۲۰ جولائی ۔ الحمد للہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے ۔ نقرس کے درد میں کمی ہے ۔ حضور نے کل خطبہ جمعہ میں جماعت کے اور روشن ستاروں کے علاوہ محترم نواب محمد الدین صاحب مرحوم کی صفات حمیدہ بیان فرماتے ہوئے جماعت کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی ہدایت فرمائی ۔
حضور نے بعد نماز جمعہ نواب محمد دین صاحب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھایا ۔

خاکسار محمد یوسف (پرائیویٹ سیکرٹری)

آزاد کشمیر میں بیش قیمت معدنیات کی دریافت

مظفر آباد ۲۰ جولائی ۔ آزاد کشمیر کے اضلاع میرپور اور مظفر آباد کے علاقے میں بعض بیش قیمت معدنیات دریافت ہوئی ہیں ۔ کوٹلی کے قریب بہترین قسم کے خام لوہے کے دفینوں کا پتہ چلا ہے ۔ نیز کوئلہ کی کانیں دریافت ہونے کا بھی قوی امکان ہے ۔ علاوہ ازیں بعض علاقوں میں ابرق کی تہیں بھی ملی ہیں ۔ حکومت آزاد کشمیر نے پاکستان کی مرکزی حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ مزید چھان بین کے لئے ماہرین طبقات الارض کی خدمات مستعار دے ۔

آزاد کشمیر میں دو لاکھ مہاجرین کی آبادکاری

مظفر آباد ۲۰ جولائی ۔ کشمیر میں لڑائی بند ہونے کے بعد سے چھ ماہ کے اندر اندر حکومت آزاد کشمیر دو لاکھ کشمیری مہاجرین کو آزاد علاقے میں بسا چکی ہے ۔ آزاد کشمیر حکومت نے دوبارہ آباد ہونے والے تباہ حال مہاجرین کو ہر ممکن سہولت بہم پہنچانے کی پوری پوری کوشش کی ہے ۔ نقادی قرضوں کے علاوہ ہزاروں مہاجرین کو مفت راشن اور مفت کپڑا بھی مہیا کر کے دیا گیا ہے مظفر آباد کے ضلع میں آجکل بھی پچاس ہزار بے خانماں اور تباہ حال مہاجرین کو مفت راشن مہیا کیا جا رہا ہے ۔
چھ ماہ کے اندر اندر ۷ ہزار نئے مکانات بھی تعمیر کئے گئے ہیں ۔ تا آبادکاری میں آسانی ہو نیز بعض منہدم شدہ اور خستہ حال شہروں کی تعمیر بھی اسی عرصہ میں پایہ تکمیل کو پہنچی ہے ۔ ان شہروں میں چناری ۔ بلندری حمیرا ۔ راول کوٹ اور بھمبر کے شہر خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔

قلات میں مزید اصلاحات کا اعلان

کوئٹہ ۲۰ جولائی ۔ خان آف قلات نے آج یہاں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ریاست قلات کے تمام قصبوں اور شہروں میں ٹاؤن کمیٹیاں اور میونسپل کمیٹیاں قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔ رفتہ رفتہ عوام کو مکمل خود اختیاری سونپ دینے کے سلسلے میں یہ دوسرا اہم قدم ہے ۔ جو حکومت قلات کی طرف سے اٹھایا گیا ہے

دمشق ۲۰ جولائی ۔ یہاں سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ ارجنٹائن میں یہودیوں کا تجارتی مشن اس ملک کیساتھ معاشی تعلقات قائم کرنے میں ناکام رہا ہے مزید معلوم ہوا ہے کہ ارجنٹائن کے حکام نے یہودیوں کو بتایا ہے کہ ارجنٹائن عرب ممالک کے ساتھ اپنے دوستانہ تعلقات قائم رکھنا چاہتا ہے ۔ (اسٹار)

سردار عبد الرب نشتر کو مغربی پنجاب کا گورنر مقرر کر دیا گیا

آپ ۲ اگست کو نئے عہدے کا چارج سنبھال لیں گے !

کراچی ۲۰ جولائی ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین نے مرکزی حکومت کے وزیر مواصلات سردار عبد الرب نشتر کو مغربی پنجاب کا گورنر مقرر کیا ہے ۔ وہ اگلے مہینے کی دو تاریخ کو اس نئے عہدہ کا چارج سنبھال لیں گے مغربی پنجاب کے موجودہ گورنر سر فرانسس موڈی جو گذشتہ دنوں مستعفی ہو گئے تھے ۔ اسی دن سے چھٹی پر جا رہے ہیں ۔ چھٹی ختم ہو جانے پر وہ ریٹائر ہو جائیں گے ۔

سرحدیں مقرر کرنے میں فوجوں کی اصل پوزیشن کو مدنظر رکھا جائیگا

کراچی ۲۰ جولائی ۔ لڑائی بند رکھنے کی سرحدیں مقرر کرنے کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کے فوجی نمائندوں کے درمیان گفت و شنید آج بھی جاری رہی ۔ جس میں عارضی صلح کی سب کمیٹی کے ممبران نے بھی شرکت کی ۔ آج کے دو طویل اجلاسوں میں کیران سے دراس تک اور گریز سے مارول تک کی سرحدوں کے متعلق تبادلہ خیالات ہوا بات چیت اسبات پر مرکوز رہی کہ لڑائی بند ہونے سے قبل یکم جنوری کو دونوں فوجیں کس کس مقام پر تھیں کل پھر ان اختلافات پر غور کیا جائے گا ۔ جو دو دن کی بات چیت کے دوران میں ظاہر ہوئے ہیں ۔
آج ایک سرکاری ترجمان نے راولپنڈی میں ان مذاکرات کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سرحدیں مقرر کرتے وقت صرف اسبات کا لحاظ رکھا جائے ۔ کہ لڑائی بند ہونے کے وقت دونوں طرف کی فوجوں کی اصلی پوزیشن کیا تھی ۔ سیاسی یا اقتصادی وجوہ پر فیصلوں کی بنیاد نہ رکھی جائے ۔ ان سرحدوں کا مقصد جنگ بند کرنے کی شرائط کی کماحقہ تعمیل ہے ۔ یہ سیاسی یا ملکی سرحدیں نہیں ہیں ۔ ان کا فیصلہ تو صرف آزاد اور غیر جانبدار رائے شماری کے ذریعہ ہی ہو گا ۔

جاگیریں اور انعام ختم کرنے کی سفارش

کراچی ۲۰ جولائی ۔ پاکستان مسلم لیگ کی زرعی اصلاحات کی کمیٹی نے سفارش کی ہے ۔ کہ جاگیریں اور انعام معاوضہ دیئے بغیر فوراً ختم کر دیئے جائیں اور اسبات کا قطعاً لحاظ نہ کیا جائے کہ فلاں فلاں جاگیر خدمات کے صلہ میں انگریز کی طرف سے عطا کردہ ہے کیونکہ یہ خدمات دراصل قوم دشمنی کا درجہ رکھتی ہیں ۔ بڑی بڑی زمینداریاں ختم کرنے کے لئے کسی شخص کو بھی ۱۵۰ ایکڑ سے زیادہ نہری رقبہ رکھنے کی اجازت نہ ہو ۔ اس سے زائد رقبہ سالانہ لگان سے چوگنی قیمت ادا کر کے واپس لے لیا جائے ۔ البتہ بارانی زمین کی صورت میں ۴۵۰ ایکڑ تک ذاتی ملکیت کی اجازت دی جا سکتی ہے ۔ کمیٹی نے یہ رپورٹ صدر پاکستان مسلم لیگ کی خدمت میں پیش کر دی ہے ۔ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے آئندہ اجلاس میں اس پر غور کیا جائے گا ۔

طہران میں شاہ عبد اللہ کے استقبال کی تیاریاں

طہران ۲۰ جولائی ۔ طہران میں شرق اردن کے شاہ عبد اللہ کے استقبال کی تیاریاں کی جا رہی ہیں وہ عید کے دوسرے دن یہاں پہنچ رہے ہیں ۔ شاہ عبد اللہ کے ہمراہ ان کے وزیر خارجہ اور گلب پاشا بھی ہوں گے (اسٹار)

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۲ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

روزوں سے تعلق رکھنے والے بعض ضروری مسائل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک شخص کا سوال پیش ہوا۔ کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا۔ اور مجھے یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے۔ اس لئے میں نے کچھ کھا کر روزہ کی نیت کی۔ مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا۔ کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی۔ اب میں کیا کروں۔ حضور نے فرمایا۔

"ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی۔ اور نیت میں فرق نہیں صرف غلطی لگ گئی۔ اور چند منٹوں کا فرق پڑ گیا۔"

(بدر ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء)

ایک اور شخص کا سوال پیش ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے دن روزہ رکھنا ضروری ہے یا نہیں فرمایا "ضروری نہیں ہے۔"

اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ محرم کے پہلے دس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے یا نہیں فرمایا "ضروری نہیں ہے۔" (بدر ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء)

ایک شخص نے سوال کیا کہ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے۔ اسی طرح مزدوروں سے جن کا گزارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا۔ ان کی نسبت کیا ارشاد ہے۔ حضور نے فرمایا الاعمال بالنیات۔ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں ہر شخص تقوےٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ رو زہ رکھ سکتا ہے۔ تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے۔ پھر جب میسر ہو رکھ لے اور وعلی الذین یطیقونہ کی نسبت فرمایا کہ اسکے معنے یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے۔

(بدر ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء)

احباب اپنے مجاہد بھائیوں کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں

رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہو گیا ہے۔ جہاں آپ اپنے لئے اور اپنے رشتہ داروں کے لئے دعاؤں کا خاص التزام فرمائیں گے وہاں میں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ اپنے ان مجاہد بھائیوں کے لئے بھی خاص طور سے دعائیں فرمائیں۔ جو اپنے عزیزوں اور محبوب وطن سے دور و دراز ممالک میں فریضۂ تبلیغ ادا کر رہے ہیں۔ آپ کے یہ بھائی آپ کی خاص دعاؤں کے محتاج ہیں۔ اس لئے ان بابرکت ایام میں ان کے لئے خاص طور پر دعائیں کی جائیں کہ غیر ممالک میں اللہ تعالےٰ ہمارے بھائیوں کی تمام مشکلات کو دور کرے۔ اور اپنی خاص تائید اور نصرت ان کے شامل حال کرے۔ اور ان تمام ممالک کو جہاں ہمارے بھائی کام کر رہے ہیں حق قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ میں اپنے تمام بھائیوں کی فہرست درج ذیل کرتا ہوں تا احباب تمام مجاہدین کو فرداً فرداً ذہن میں رکھ سکیں۔

(وکیل التبشیر تحریک جدید)

(۱) مولوی محمد زہدی صاحب — بورنیو
(۲) مولوی محمد سعید صاحب انصاری — سماٹرا
(۳) " رحمت علی صاحب — جاوا
(۴) ملک عزیز احمد صاحب — "
(۵) مولوی عبد الواحد صاحب سماٹری — "
(۶) " سید شاہ محمد صاحب — "
(۷) " غلام حسین صاحب ایاز — سنگاپور
(۸) " امام دین صاحب — "
(۹) میاں عبد الحی صاحب — "
(۱۰) حافظ جمال احمد صاحب — ماریشس
(۱۱) مولوی محمد شریف صاحب — فلسطین
(۱۲) " نور احمد صاحب منیر — شام
(۱۳) " رشید احمد صاحب چغتائی — شرق الاردن
(۱۴) " مبارک احمد صاحب — مشرقی افریقہ
(۱۵) " نور الحق صاحب انور — "
(۱۶) " عنائت اللہ صاحب — "
(۱۷) " جلال الدین صاحب قمر — "
(۱۸) " فضل الٰہی صاحب بشیر — "
(۱۹) " عنائت اللہ صاحب خلیل — "
(۲۰) " محمد منور صاحب — "
(۲۱) " محمد ابراہیم صاحب — "
(۲۲) " عبد الکریم صاحب شرما — "
(۲۳) " سید ولی اللہ صاحب — "
(۲۴) " امری عبیدی صاحب (افریقن) — "
(۲۵) " نور محمد صاحب نسیم سیفی — نائجیریا
(۲۶) " محمد افضل صاحب قریشی — "
(۲۷) " سید احمد شاہ صاحب — "
(۲۸) الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب — گولڈ کوسٹ
(۲۹) " نذیر احمد صاحب مبشر — "
(۳۰) مولوی عبد الحق صاحب — "
(۳۱) " عطاء اللہ صاحب — "
(۳۲) " بشارت احمد صاحب نسیم سندھی — "
(۳۳) " احسان اللہ صاحب ملک — "
(۳۴) " محمد اسحٰق صاحب صوفی — "
(۳۵) " صالح محمد صاحب — "
(۳۶) " میر ضیاء اللہ صاحب — مشرقی افریقہ
(۳۷) " محمد ابراہیم صاحب خلیل — ٹریٹاڈان
(۳۸) " احسان الٰہی صاحب جنجوعہ — سیرالیون
(۳۹) " نذیر احمد صاحب چوہدری — "
(۴۰) " محمد عثمان صاحب — "
(۴۱) " محمد صادق صاحب — "
(۴۲) چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ — انگلینڈ
(۴۳) مولوی مقبول احمد صاحب — "
(۴۴) " عبد الرحمٰن صاحب — "
(۴۵) " بشیر الدین صاحب — لنڈن برائے مغربی افریقہ
(۴۶) " محمد اسحاق صاحب ساقی — " " نئی امریکہ
(۴۷) مولوی عبد القادر صاحب ضیغم — لنڈن برائے شمالی امریکہ
(۴۸) بشیر احمد صاحب آرچرڈ — سکاٹ لینڈ
(۴۹) عطاء الرحمٰن صاحب ملک — فرانس
(۵۰) چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر — سپین
(۵۱) شیخ ناصر احمد صاحب — سوئٹزرلینڈ
(۵۲) مولوی حافظ قدرت اللہ صاحب — ہالینڈ
(۵۳) " غلام احمد صاحب بشیر — "
(۵۴) چوہدری عبد اللطیف صاحب — جرمنی
(۵۵) " غلام یاسین صاحب — شمالی امریکہ
(۵۶) " شکر الٰہی صاحب — "
(۵۷) " رمضان علی صاحب — ارجنٹائن
(۵۸) مولوی صدر الدین صاحب
(۵۹) " عبد الواحد صاحب
(۶۰) " روشن الدین احمد صاحب
(۶۱) " خلیل الرحمٰن صاحب

مولوی محمد صادق صاحب اور مولوی عبد الخالق صاحب عنقریب سنگاپور اور ایران جانے والے ہیں۔ ان کے لئے بھی احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

ربوہ کے ویرانے

از مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم اے

یہ جنگل، اور ویرانے حسین معلوم ہوتے ہیں
یہ بے عنوان افسانے حسین معلوم ہوتے ہیں

سنائے جا سنائے جا یہ درد انگیز افسانے
یہ درد انگیز افسانے حسین معلوم ہوتے ہیں

وفا کی آبرو یہ ہے کہ ہوں مرکز سے وابستہ
حضورِ شمع پروانے حسین معلوم ہوتے ہیں

جو ویرانوں پہ ہو انوارِ رحمت کی فراوانی
تو پھر شہروں سے ویرانے حسین معلوم ہوتے ہیں

خدا شاہد ہے میخانے کے پیمانوں سے اختر کو
تری آنکھوں کے پیمانے حسین معلوم ہوتے ہیں

روزنامہ الفضل لاہور

۲۱ جولائی ۱۹۴۹ء

فطری قانونِ اخلاق

آپ لادینی سے لادینی نظام حکومت کا مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ اپنی اپنی وسعت کے مطابق ہر ایسا نظام چند ایسے بنیادی اقدار پر منحصر ہوتا ہے۔ جو ان لوگوں کے نقطۂ نظر سے جو یہ نظام وضع کرتے ہیں اخلاقی ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جو نظام ایک لادینی ریاست کے لئے وضع کیا جاتا ہے۔ اس کی بنیاد محض دنیاوی دانشمندی پر ہوتی ہے لیکن ایسے نظام میں بھی قوم کی فطری اخلاق کا ضرور اثر ہوتا ہے۔ آپ کسی ملک کی تعزیرات اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو اس میں ایسے قوانین نظر آئیں گے۔ جن کی محرک انسان کی اخلاقی فطرت ہے۔ اگرچہ ایک لادینی نظام اور الٰہی نظام میں اس نقطۂ نظر سے بعض باتوں میں تضاد ہے۔ لیکن یہ حکم لگانا کہ لادینی نظام سراسر اخلاق سے مبرا ہوتا ہے درست نہیں ہے۔ مثلاً آپ دیکھیں گے کہ ہر تعزیرات میں ایسے جرائم کی سزا ضرور مقرر ہوگی۔ جن کا تعلق انسان کے ابتدائی حقوق کے ساتھ ہے۔

سیکولرزم نے جو الحادی رجحانات کی پرورش کی ہے۔ اس کا نتیجہ ضرور یہ ہوا ہے۔ کہ اشتراکیت معرض وجود میں آگئی ہے جس نے اخلاق کی بنیاد محض انسان کی مادی ضروریات پر رکھ دی ہے۔ اس کی وجہ سے بے شک اخلاقی اقدار میں تغیر رونما ہو گیا ہے۔ اور وہ اخلاقی معیار جو مذہب نے اقوام میں قائم کئے تھے ڈھیلے ہو گئے ہیں۔ لیکن یہ رجحانات ایک خاص حد تک ہی بڑھ سکتے ہیں۔ انسان کی اخلاقی فطرت ہر وقت ان کی ترقی کے راستہ میں روک پیدا کر دیتی ہے۔ کوئی سوسائٹی نیچر کے جنگلی اصولوں کو دیر تک اپنا نہیں سکتی۔ روس جو اشتراکی الحاد کا گڑھ ہے اس کا تجربہ کر کے ناکام ہو چکا ہے۔

اس بات کو سمجھنے کے لئے ہمیں ان اقوام کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ جو اب تک بھی جنگلی حالت میں رہتی ہیں۔ تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ اگرچہ ایسی مختلف اقوام میں سوسائٹی کا ضابطہ اخلاق ایک دوسری سے کچھ کچھ مختلف ہوتا ہے لیکن کوئی نہ کوئی ضابطہ ہوتا ضرور ہے۔ الحادیہ کو زیادہ سے زیادہ ان جنگلی اقوام کی سطح پر لے جا سکتا ہے۔ جن کے پاس کوئی مذہبی ضابطہ اخلاق موجود نہیں ہے۔ لیکن مشاہدہ سے ثابت ہے۔ کہ ایسی اقوام میں بھی کوئی نہ کوئی اخلاقی اصول ضرور ہوتے ہیں۔ جن پر سوسائٹی کے نظم و ضبط کا ہی انحصار نہیں ہوتا۔ بلکہ قوم میں ایک اخلاقی سطح قائم رکھنے کا جذبہ بھی کام کرتا ہے۔

اس سے ہمارا مدعا صرف اتنا ہے کہ لادینی نظاموں کو سراسر اخلاقی اقدار سے مبرا نہیں کہہ سکتے۔ اور جو جرائم کسی سوسائٹی میں ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ کسی ایسی قوم کے ضابطہ اخلاق میں قابل گرفت نہ بھی ہوں۔ لیکن ان کی بنیاد بعض جرائم پیشہ افراد کے فطری نقائص پر ہوتی ہے۔ مثلاً یورپ کے کسی ضابطہ قانون میں شراب پینا جرم نہیں۔ بلکہ عیسائیت بھی اسکے خلاف کچھ چوں وچرا نہیں کرتی۔ مگر یورپ میں بھی گو اس کا استعمال بے حد کثرت سے ہوتا ہے۔ عموماً شراب پینا اخلاقی فعل نہیں سمجھا جاتا۔ مذہبی لوگ ہی نہیں بلکہ دہریہ بھی اسکے برخلاف ٹمپرنس سوسائٹیاں قائم کرتے ہیں اور ہر لحاظ سے اس کی برائیاں نمایاں کرتے رہتے ہیں۔ اسکے برخلاف یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ امریکہ میں جب شراب قانوناً ممنوع قرار دی گئی۔ تو پہلے کی نسبت لوگ زیادہ شراب پینے لگے۔ اور شراب کی بلیک مارکٹ اتنی زوروں پر ہوگئی۔ کہ آخر حکومت کو اپنا قانون واپس لینا پڑا۔ کیونکہ بندش کی وجہ سے جو جرائم پہلے ہوتے تھے ان میں افزائش ہوگئی تھی

اس بیان سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ انسان کی فطرت میں جرم یا گناہ کے خلاف ایک جذبہ ازل ہی سے ودیعت کیا گیا ہوا ہے۔ اور جب تک اس جذبہ کو نشو ونما نہ دی جائے۔ اس وقت تک کسی سوسائٹی یا ملک میں قانون کا ہونا یا نہ ہونا زیادہ مؤثر نہیں ہوتا۔ مثلاً قتل فطری قانون کے مطابق جرم یا گناہ ہے۔ تمام دنیا کی حکومتیں اس کی سزا دیتی ہیں۔ لیکن اسکے باوجود دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں یہ جرم سرزد نہ ہوتا ہو سخت سے سخت قوانین بھی اسکے انسداد میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ لیکن اگر کسی قوم یا سوسائٹی کی تربیت اس طرح پر کی جائے۔ کہ قتل کے خلاف جو فطری نفرت انسان کے دل میں موجود ہے۔ اس کی نشو ونما ہو سکے تو یقیناً ایسی سوسائٹی سے قتل کا جرم مفقود ہو سکتا ہے۔ چونکہ انسانی سوسائٹی نے ابھی اس حد تک نشو ونما نہیں پائی اور شاید ابھی صدیاں ایسی نشو ونما کی تکمیل کے لئے درکار ہیں۔ لیکن جرم قتل کا پورا پورا انسداد اسی طریقے سے ہو سکتا ہے و قس علیٰ ھٰذا

اب قابل غور چیز یہ ہے کہ انسانی فطرت اس مادی دنیا تک محدود نہیں ہے۔ جب تک اس صداقت کا پورا پورا احساس نہ کریں۔ ہم فطرت کی ان گہری اخلاقی قوتوں کو برسر کار نہیں لا سکتے۔ جو اس میں مضمر ہیں۔ اور جن کی طرف ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ اور جو در اصل تمام اخلاقی اقدار کی بنیاد ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مادی پابندیاں بے فائدہ ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مادی پابندیاں بھی اس وقت تک پورے اثر کے ساتھ کام میں نہیں آسکتیں۔ جب تک ان کی مدد و معاون کوئی ایسی چیز نہ ہو۔ جو انسان کی فطری گہرائیوں سے ان اخلاقی اقدار کو بروئے کار لانے کی طاقت رکھتی ہو۔

سیکولرزم کی جو بنیادی کمزوری ہے وہ یہی ہے۔ کہ وہ اول تو فطرت کی ان گہری قوتوں کا کوئی نوٹس نہیں لیتا۔ اور اگر لیتا بھی ہے تو ان کو عقل کے تار عنکبوت سے مقید کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ وہ عقل کے حدود سے باہر ہیں۔ اور ایک ایسے قانون کی پابند ہیں جو مابعد الطبعیات سے تعلق رکھتا ہے جس کا تعلق براہ راست فاطر السموٰات والارض سے ہی ہو سکتا ہے۔

اس وقت دنیا میں صرف ایک ہی کتاب ہے جس نے اس بات کی سائنٹیفک (اگر ہم اس لفظ کو اس کے موجودہ مفہوم سے زیادہ وسعت دے سکیں) توضیح کی ہے۔ اور نہ صرف توضیح ہی کی ہے۔ بلکہ ایسے قوانین بھی بتائے ہیں۔ کہ جن پر عمل کر کے انسان اس فطری جذبہ کو کارآمد حد تک نشو ونما دے سکتا ہے۔ اور نہ صرف ایسے قوانین ہی بتلائے ہیں۔ بلکہ ان قوانین کے نفاذ کے لئے فاطر السموٰات والارض نے ایک سلسلہ بھی قائم کیا ہے یہ کتاب قرآن کریم ہے۔ اسلام کی الکتاب اور وہ سلسلہ سلسلۂ رسالت ہے۔

اسلام کی الکتاب قرآن کریم میں وہ تمام ضابطہ موجود ہے۔ جس پر عمل کرنے سے انسان اپنی ان فطری گہرائیوں سے وہ گوہر نکال سکتا ہے۔ جو اخلاقی اقدار کو نشو ونما کی چمک دمک عطا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ جو قانون سیکولرزم کے حدود سے باہر ہے۔ اس کے نفاذ کا طریق بھی اس کے حدود سے باہر ہی ہوگا۔ چنانچہ فاطر السموٰات والارض نے اس کا بھی انتظام کیا ہے۔ اور وہ ہے سلسلۂ رسالت۔ بے شک یہ چیز انسانی فطرت میں موجود ہے۔ لیکن جب سیکولرزم اس کو ابھارنے اور نشو ونما کے قوانین نہیں بتا سکتا تو یقیناً وہ ان قوانین کو نافذ کرنے کا بھی اہل نہیں خواہ وہ قوانین کامل طور پر الکتاب کی صورت میں محفوظ ہو چکے ہوں۔

اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے ہمیں دور جانے کی ضرورت نہیں۔ عہد نبوت میں اسی کتاب کے یہ قوانین پوری پوری طرح نافذ ہوئے تھے۔ اور خلافت راشدہ کے دوران میں بھی ان پر عمل ہوا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس عہد میں ایسی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں کہ مجرموں نے خود اپنے تئیں سزا کے لئے پیش کیا۔ اور سزائیں پائیں۔ اس خیال سے کہ دنیاوی سزا ان کو اس اخروی سزا سے محفوظ کر لے گی۔ جو مالک یوم الدین ان کو دیگا۔ یہ نبوت اور اس کے قرب کی امتیازی قوت تھی۔ جو ان انسانوں کی فطرت کی گہرائیوں میں اس اخلاقی جذبہ کو بروئے کار لے آئی تھی۔ جس کی وضاحت ہم اوپر کر چکے ہیں۔

اس کا دوسرا بین ثبوت یہ ہے۔ کہ آج اسلام کی یہ الکتاب موجود ہے لیکن سواد اعظم میں اس کے قوانین نافذ نہیں رہے۔ حالانکہ ان کو نافذ کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ مگر چونکہ وہ کوششیں سیکولرزم کے طریقوں پر مبنی ہیں۔ اس لئے ناکامی پر ناکامی ہو رہی ہے۔ اور جب تک فاطر السموٰات کے حق نفاذ کو تسلیم نہ کیا جائے گا۔ اور یہ نہ مانا جائے گا کہ ان قوانین کا نفاذ اب بھی اسی طریقہ سے ہوگا۔ جس طریقہ سے پہلے ہوا تھا۔ اور جس طریقہ سے یہ قوانین معرض وجود میں آئے تھے۔ اس وقت تک تمام جد و جہد بے کار جائے گی۔ یقیناً ان قوانین کا وضع کرنے والا ان کے از سر نو نفاذ سے غافل نہیں ہو سکتا۔ جس طرح صانع فطرت کے دوسرے قوانین اٹل ہیں۔ اسی طرح اس کا یہ قانون بھی اٹل ہے۔ لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ الغرض اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے بھی نبوت ہی کے موثرات کی ضرورت ہے۔ جو انسانی فطرت کی گہرائیوں سے اخلاقی اقدار کو ابھار کر بروئے کار لے آئیں :

مضمون نگار احباب کی توجہ کیلئے

(۱) مضمون خوش خط کاغذ کے ایک طرف اور کافی حاشیہ چھوڑ کر لکھا جائے۔

(۲) دو سطروں کے درمیان کافی فاصلہ رکھا جائے۔

(۳) آیات۔ احادیث یا دیگر اقتباسات خاص طور پر خوشخط بمعہ مکمل حوالہ لکھے جائیں۔

(۴) جس مضمون میں ان امور کو مدنظر نہ رکھا جائیگا اُن کے

قادیان کے تازہ حالات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

قادیان سے آئے ہوئے تازہ خطوط سے مندرجہ ذیل کوائف معلوم ہوئے ہیں۔ جو دوستوں کی اطلاع اور دعا کی تحریک کی غرض سے شائع کئے جاتے ہیں:-

(۱) ابتدائی چند روز سے شدت گرمی کی وجہ سے سخت گزرے۔ مگر بعد میں بارش ہو گئی۔ اور اس وقت تک دو تین دفعہ اچھی بارش ہو چکی ہے۔ اور موسم میں کافی حد تک خوشگوار تبدیلی ہو گئی ہے۔ اور تمام دوست سوائے بیماروں اور معذوروں کے باقاعدہ روزے رکھ رہے ہیں۔ مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں اعتکاف بیٹھنے والوں کی تعداد ۶۳ ہے۔ جو غالباً آبادی کی نسبت کے لحاظ سے دنیا بھر میں سب سے بڑی تعداد ہے۔

(۲) مورخہ ۱۰/۹ کو عبدالسلام مہتہ پسر محترمی بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کو پرمٹ کے غلط استعمال کے الزام میں سیکیورٹی ایکٹ کی دفعہ ۵ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ اور بعد میں ان کی بیماری کی وجہ سے ڈاکٹری سرٹیفکیٹ پر ۵۰۰۰ روپے کی ضمانت پر رہا کیا گیا۔ گرفتاری کے وقت پولیس نے مہتہ عبدالسلام کی تلاشی بھی لی۔ اور بعض خطوط وغیرہ اپنے ساتھ لے گئی۔ مگر کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہیں ہوئی۔ مقدمہ کی تاریخ یکم اگست مقرر ہوئی ہے۔ احباب عبدالسلام صاحب کی صحت یابی اور بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ ان کے والد صاحب محترم بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی سلسلہ کے نہایت مخلص بزرگوں میں سے ہیں۔

(۳) ڈاکٹر بشیر احمد صاحب واقف زندگی جو ایک بہت مخلص کارکن ہیں۔ اور قادیان میں ڈاکٹری کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ ایک عرصہ سے ایگزیما کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کی مجموعی صحت پر بھی بہت اثر پڑ رہا ہے۔ ان کے لئے دعا کی جائے۔ اسی طرح بھائی چودھری عبدالرحیم صاحب جو سلسلہ کے پرانے بزرگ ہیں۔ دن بدن کمزور ہو رہے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔

(۴) قادیان کی بعض مساجد فسادات کے دنوں سے شکستہ اور قابل مرمت حالت میں پڑی ہیں۔ اس کے متعلق ہمارے دوستوں نے مقامی افسروں سے درخواست کی تھی۔ کہ ان کی مرمت کرائی جائے۔ کیونکہ یہ مسجدیں اس حلقہ میں ہیں۔ جو غیر مسلموں کے قبضہ میں ہے۔ اور حکومت ہی ان کی نگران ہے۔ لیکن مقامی افسروں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا ہے۔ کہ چونکہ ان مسجدوں کے ساتھ کوئی ایسی جائیداد ملحق نہیں ہے۔ جو آمدن دے رہی ہو۔ اس لئے ان کی مرمت کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ ہمارے دوستوں کی طرف سے اس کا یہ جواب دیا جا رہا ہے۔ کہ اول تو مساجد جو مقدس مذہبی عبادت گاہیں ہیں۔ عام قانون سے مستثنیٰ ہونی چاہئیں۔ کیونکہ ایسی عمارتوں کے متعلق گورنمنٹ کی خاص ذمہ واری ہے۔ دوسرے قادیان کی سب مساجد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام پر ہیں۔ اور اس وقت انجمن کی لاکھوں روپے کی جائیداد گورنمنٹ کے قبضہ میں ہے۔ پس اس وجہ سے بھی مساجد کی مرمت ضروری ہے۔

(۵) مورخہ ۱۱/۹ کو تین احمدی جن کا تعلق احمدیہ شفاخانہ قادیان کے ساتھ ہے۔ محلہ دارالرحمت میں ایک غیر مسلم کو دوائی دینے کے لئے ڈاکٹر صاحب کی ہدایت کے ماتحت گئے۔ جب وہ واپس آ رہے تھے۔ تو ۹ بجے شام کے قریب مسجد شیخاں کی گلی کے پاس سے گذرتے ہوئے ان پر پیچھے سے چھ سات غیر مسلموں نے لاٹھیوں سے حملہ کر دیا۔ ایک دوست کو معمولی سی ضرب بھی آئی۔ مگر وہ جلدی سے واپس آ گئے۔ اور خدا کے فضل سے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ اس واقعہ کی رپورٹ پولیس کی چوکی میں کر دی گئی ہے۔

(۶) مولوی برکات احمد صاحب ناظر امور عامہ قادیان جو مولانا غلام رسول صاحب راجیکی مبلغ سلسلہ کے فرزند ہیں۔ لکھتے ہیں کہ کچھ عرصہ سے ان کی شنوائی پر اثر پڑ رہا ہے۔ اور کچھ فاصلہ کی آواز اچھی طرح سنائی نہیں دیتی۔ حالانکہ مولوی صاحب عمر کے لحاظ سے ابھی گویا نوجوان ہیں۔ دوست ان کے لئے دعا کریں۔ اور اگر کسی ڈاکٹر کو اس بیماری کا کوئی مؤثر نسخہ معلوم ہو۔ تو مطلع فرمائیں۔

(۷) قادیان کے دوستوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے باغ اور بہشتی مقبرہ کے باغ اور بعض دوسرے باغوں کے کچھ آم قادیان سے بھجوائے تھے۔ جو یہاں لاہور میں عزیزوں اور دوستوں میں تقسیم کر دیئے گئے۔

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۱۴، ۱۶ جولائی میں افسوس ہے۔ کہ ایک نو آموز پروف ریڈر کی غلطی کی وجہ سے چند آیات غلط چھپ گئی ہیں۔ اصل آیات یوں ہیں۔ قارئین تصحیح فرمالیں:-

(۱) ص۲ کالم ۳ ویقولون الذین کفروا ھٰؤلاء اھدی من الذین اٰمنوا سبیلاً۔

(۲) ص۵ (سرخی) واذکروا اللّٰہ کذکرکم اٰباءکم او اشد ذکراً۔

(۳) ص۵ کالم ۲ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً۔

(۴) وانزلنا التورات فیھا ھدًی ونور۔ یحکم بھا النبیون الذین اسلموا۔ (ص۵ کالم ۳)

(۵) ص۴ الفضل ۱۶ جولائی کالم اول۔ واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض

قابل غور نکتہ

(از مکرم خان عبدالمجید خاں صاحب آف کپورتھلہ حال خانیوال)

انسان اور حیوان میں مابہ الامتیاز یہ امر ہے۔ کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے غور و فکر کی طاقت بخشی ہے۔ جس کے برمحل استعمال سے عظیم الشان نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ مگر اس کے مقابل پر یہ طاقت حیوانات میں نہیں ہے۔ چنانچہ اس اعلیٰ اور فائدہ بخش قوت کی طرف قرآن کریم میں بار بار فکر و تدبر کرنے کا ارشاد فرمایا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے۔ جس پر توجہ سے غور کرنے کے نتیجہ میں ہر مسلمان بے اندازہ منفعت سے بہرہ اندوز ہو سکتا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ "روزمرہ یہ بات مشاہدہ میں آتی ہے۔ کہ جس کام اور جس چیز کے کرنے کے واسطے جو لوازمات اور طریق مقرر ہیں۔ ان کے عین مطابق وہ کام کرنے سے کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ ورنہ نہیں۔ مثال کے طور پر فرمایا کہ ریلوے انجن کو دیکھو۔ کہ اس میں کوئلہ ڈال کر پانی کو خاص ترکیب سے گرم کیا جاتا ہے۔ جس کی بھاپ خاص نظام کے ماتحت ایسی طاقت بن جاتی ہے۔ کہ لاکھوں من بوجھ کو کھینچ لیتی ہے۔ مگر یہی پانی اور کوئلہ کھلے میدان میں رکھ کر الگ الگ گرم کئے جائیں۔ تو وہ ہرگز ایسی طاقت میں نمودار نہ ہوں گے۔ جن سے اس قسم کا کام لیا جا سکتا۔ جو انجن میں خاص طریق کے مطابق کوئلہ اور پانی سے لیا جاتا ہے۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ یہی حال مسلمان کے لئے نماز کی کیفیت کا ہے۔ کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات کے ماتحت اور اسلامی قواعد کے موافق شروع وضو اور اذان سے لیکر نیت باندھنے اور سلام پھیرنے تک نماز کے الفاظ پر صحیح طور پر اور ابتدائی لفظ اسلام اور اس کے عروج پر غور نہ کیا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حضوری کے آداب کو کما حقہ ملحوظ نہ رکھا جائے۔ تو خواہ تمام عمر نمازیں ادا کی جائیں۔ کوئی حقیقی نتیجہ جو نماز پڑھنے میں مفہوم ہے۔ ہرگز ہرگز برآمد نہ ہوگا۔ اور اس کے برعکس اگر نمازوں کو لوازمات مقررہ کے ساتھ ادا کیا جاوے۔ تو یقیناً ایسے عظیم الشان نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ جو نماز کی اصلی غرض ہے یعنی اللہ تعالیٰ خالق و مالک سے اتصال تام حاصل ہو جاتا ہے۔ جس سے ایسے نمازی کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ اور وہ اسی جہان میں ہی بہشت کے ثمار سے بہرہ اندوز ہو جاتا ہے۔"

اللہ اکبر! کیا عجیب نکتہ ہے۔ کہ جس کے کما حقہٗ ذہن نشین کرنے سے انسان اپنی زندگی کی اصل غرض ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ کو حاصل کر کے اپنے حقیقی خالق و مالک کی تصویر بن جاتا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

خدا کرے کہ ہم اس پر غور کر کے اپنی زندگی کی اصل غایت کو پالیں۔ آمین۔ بالخصوص موجودہ نازک دور مقتضی ہے۔ کہ ہمارے اندر اصلی تغیر پیدا ہو۔ جس سے ہم روحانی طور پر زندہ ہو جائیں۔ اور شیطانی عساکر پر فتح حاصل کر سکیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام موجودہ زمانہ کے متعلق فرماتے ہیں:

لشکر شیطاں کے نرغہ میں جہاں ہے گھر گیا
بات مشکل ہو گئی قدرت دکھا اے میرے یار
نسل انساں سے مدد اب مانگنا بیکار ہے
اب ہماری ہے تری درگاہ میں یارب پکار

ایسے مشکلات کو دور کرنے کا علاج محض اور محض خدا کے حضور آہ و زاری کرنے اور اپنی حالت بدلنے پر موقوف ہے۔

ربوہ میں جامعہ نصرت و نصرت گرلز ہائی سکول کا قیام

ربوہ میں جامعہ نصرت و نصرت گرلز ہائی سکول کا قیام ہو چکا ہے۔ یہ ادارہ موسمی تعطیلات کے بعد یکم ستمبر ۱۹۴۹ء کو کھلے گا۔ تمام معلمات اور متعلمات بروقت حاضر ہو جائیں۔

نیز احباب جماعت نوٹ فرمالیں۔ کہ ربوہ میں طالبات کے لئے بورڈنگ ہاؤس کا فی الحال کوئی انتظام نہیں۔ لوگ اپنی بچیوں کو ربوہ میں رہائش کے لئے تعطیلات کے بعد لیکر بغیر اجازت نہ آجائیں۔ ان کو تکلیف ہوگی۔

(امۃ الرحمٰن عمر)

درخواست ہائے دعا

(۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۸-۹ جولائی ۱۹۴۹ء کی شب کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام بچہ اور زچہ دونوں کی صحت و تندرستی۔ درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرماویں۔ عبدالرحمٰن بی۔اے بی ٹی سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ۔ (۲) میری ماموں زاد بہن عزیزہ سعیدہ بیگم بنت مرزا غلام نبی صاحب سیالکوٹی اور میرے مخلص دوست میاں غلام محمد صاحب واچ میکر حافظ آبادی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالرحمٰن صابر قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ)

ذیل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے تراویح کے متعلق ارشادات افادہ عام کے لئے شائع کئے جاتے ہیں:۔ خاکسار عبد الحمید آصف

۱۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"تراویح کا پڑھنا نہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت۔ جو چیز سنت سے ثابت ہے، اور جس کو قرآن کریم نے بہت ہی مفید اور روحانی ترقیات کا موجب قرار دیا ہے وہ تہجد ہے۔ خواہ رمضان میں ہو یا غیر رمضان میں۔ جو شخص رمضان میں تہجد نہیں پڑھ سکتا اس کی حالت قابل رحم ہے۔ باجماعت تراویح کا رواج لوگوں کی غفلت اور سستی کو دیکھ کر اور یہ دیکھ کر کہ بعض لوگ علیحدہ علیحدہ نماز پڑھتے ہیں کوتاہی کر جاتے ہیں حضرت عمرؓ نے ڈالا ہے۔ جو شخص تہجد اچھی طرح ادا کرتا ہے اس کے لئے تراویح ضروری نہیں۔ ہاں جس شخص سے تہجد میں سستی ہو جاتی ہے۔ یا جو شخص قرآن کریم سننے کی خواہش رکھتا ہے وہ اگر تراویح میں شامل ہو۔ یا تہجد کے علاوہ تراویح میں بھی شامل ہو تو ایک پسندیدہ بات ہے۔" (رپورٹ ریفجر جولائی ۱۹۲۳ء)

حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہیئے کہ شریعت اسلامیہ میں رمضان میں کوئی نماز جو اور مہینوں میں نہ ہو مقرر نہیں حضرت عائشہ رضی سے کسی نے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں کیا نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ حضور کی نماز میں رمضان اور غیر رمضان کے لحاظ سے کوئی فرق نہ تھا۔ حضرت عائشہؓ کے اس جواب سے واضح ہوتا ہے کہ رمضان میں اور مہینوں کے مقابلہ میں کوئی نئی نماز شریعت نے مقرر نہیں کی۔ لیکن جو لوگ رمضان میں آجکل تراویح پڑھتے ہیں اس کی حقیقت یہ ہے کہ شریعت محمدیہ نے نماز عشاء کے بعد ایک نماز واجب کی ہے جسے وتر کہتے ہیں جو کم سے کم تین رکعت ہے۔ ان وتروں کا وقت عشاء کی سنتوں سے لے کر صبح کی اذان کے وقت تک ہے۔ حضور علیہ السلام نے وتر تین سے گیارہ تک پڑھے ہیں۔ نیز آپ نے کبھی یہ نماز پہلی رات کبھی آدھی رات اور کبھی پچھلی رات کو پڑھی ہے۔ مگر بعد کے سالوں میں عام عادت کے طور پر حضور وتر کی نماز پچھلی رات کو پڑھا کرتے تھے۔ یعنی وتروں سے اس وقت فارغ ہوتے کہ دس پندرہ منٹ کے بعد صبح کی اذان ہو جاتی۔ پس یہ نماز اگر پہلے وقت پڑھی جائے تو صرف وتر کہلائے گی لیکن سو کر اٹھ کر پڑھنے سے علاوہ وتر کے اس کا نام تہجد بھی ہوگا۔ کیونکہ تہجد کے معنی ہیں سو کر جاگنا۔ یہ نماز اکیلے بھی ہو سکتی ہے اور جماعت کے ساتھ بھی ایک دفعہ حضرت ابن عباسؓ نے جن کی عمر اس وقت دس سال کی تھی چاہا کہ حضور علیہ السلام کی تہجد کی کیفیت معلوم کریں۔ تو آپ اپنی خالہ حضرت میمونہ ام المومنین کے گھر جا کر اس دن شب باش ہوئے جس دن حضور علیہ السلام کی باری تھی۔ وہ کہتے ہیں حضور پچھلی رات کو اُٹھے، آنکھوں سے نیند کو پونچھتے رہے۔ پھر باہر صحن میں نکل کر آسمان کو دیکھا اور یہ آیات تلاوت کیں۔ ان فی خلق السموات والارض الآیۃ۔ پھر آپ نے ایک لٹکے ہوئے مشکیزہ سے وضو کیا اور تہجد کی نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ میں یہ ساری کارروائی خاموشی سے دیکھتا رہا اور پھر اٹھ کر جس طرح حضورؐ نے کیا اسی طرح میں نے بھی کیا۔ اور حضور کے ساتھ نماز میں شامل ہونے کے لئے حضورؐ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ حضور نے نماز ہی میں مجھے کان سے پکڑ کر آہستہ سے گھما کر اپنے دائیں طرف کھڑا کر دیا۔ کیونکہ اگر مقتدی اکیلا ہو تو اسے امام کے ساتھ اس کے دائیں طرف کھڑا ہونا چاہیئے غرض ابن عباسؓ نے تہجد کی نماز حضور کے پیچھے جماعت سے پڑھی۔ اسی طرح رمضان شریف میں ایک دفعہ حضور پچھلے وقت مسجد میں تہجد پڑھ رہے تھے کہ چند لوگ حضور کے پیچھے آکر مقتدی بن گئے۔ پھر دوسرے روز زیادہ لوگ آئے۔ تیسرے روز ان سے بھی زیادہ اور چوتھے روز ساری مسجد بھر گئی۔ مگر اس روز حضور باہر نہ نکلے اور گھر میں اکیلے تہجد پڑھتے رہے پھر فجر کی نماز کے لئے جب حضور مسجد میں آئے تو فرمایا لوگو! مجھے تمہارا آنا معلوم ہو گیا تھا مگر میں عمداً گھر سے نہیں نکلا۔ اس ڈر سے کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض ہی نہ ہو جائے

غرض وتر کی نماز ایسی ہے کہ خواہ پہلے وقت پڑھی جائے خواہ آدھی رات کو اور خواہ پچھلی رات کو نیز یہ اکیلے بھی ہو سکتی ہے اور جماعت سے بھی۔ اور رمضان یا غیر رمضان میں وتروں یا تہجد کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں۔ حضور علیہ السلام جیسا اور دنوں میں گیارہ وتر پڑھا کرتے تھے اور وہ بھی پچھلی رات میں اسی طرح رمضان شریف میں گیارہ رکعت ہی پڑھتے تھے اور وہ بھی رات کے آخری حصہ میں۔ ہاں رمضان میں دو باتیں اور مہینوں سے زائد ہیں۔ ایک تو رمضان شریف میں لیلۃ القدر ہے جو اور کسی مہینہ میں نہیں۔ دوسرے رمضان میں قرآن مجید خصوصیت سے تلاوت کرنا چاہیئے بہ نسبت اور مہینوں کے۔ پس لیلۃ القدر کی تلاش اور قرآن مجید زیادہ پڑھنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض لوگ نماز عشاء کے معاً بعد یعنی سنتیں پڑھ کر مسجد میں وتر پڑھتے اور قرآن شریف چونکہ ہر شخص کو یاد نہیں ہوتا۔ اس لئے مسجد کے ایک کونہ میں دو چار شخص مل کر کسی زیادہ یاد رکھنے والے شخص کو امام بنا کر اس کے پیچھے وتر پڑھتے۔ کوئی تین کوئی پانچ۔ کوئی سات کوئی نو اور کوئی گیارہ تک رکعات پڑھتے۔ مگر اکثر بالخصوص اکابر صحابہؓ پچھلی رات کو اکیلے اپنے اپنے گھروں میں وتر پڑھتے۔ یہی حال حضرت عمرؓ کے ابتدائی زمانہ تک رہا کہ ایک دن ماہ رمضان میں عشاء کی نماز کے بعد حضرت عمرؓ مسجد نبوی میں گئے تو کیا دیکھا کہ ایک کونہ میں چار پانچ اشخاص ایک امام کے پیچھے وتر پڑھ رہے ہیں۔ دوسرے کونہ میں دس بیس شخص ایک امام کو لئے کھڑے ہیں۔ تیسرے کونہ میں چالیس پچاس اشخاص ایک اور قاری کے پیچھے نماز ادا کر رہے ہیں۔ غرض ایک ہی مسجد میں آٹھ دس جماعتیں ہو رہی ہیں۔ حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ شور مچ رہا ہے اور بد انتظامی سی ہے۔ اس پر آپ نے سب لوگوں کو ایک امام کے پیچھے کر کے کہا کہ سب مل کر ایک امام کے پیچھے پڑھا کرو۔ چنانچہ اس دن سے ایک جماعت ہونے لگی۔ مگر خود حضرت عمرؓ نماز میں شریک نہ ہوئے بلکہ انہیں جمع کر کے گھر چلے آئے اور آتے وقت کہتے آئے کہ والتی تنامون عنھا خیرٌ مما تقلون یعنی جو نماز تم اس وقت پڑھ رہے ہو وہ ادنےٰ ہے اور جو نماز تم چھوڑ رہے ہو یعنی پچھلے وقت کی تہجد وہ اس سے بہتر ہے۔

پس یہ ہے حقیقت تراویح کی جو خلاصۃً یوں بیان ہو سکتی ہے کہ شریعت اسلامیہ نے نماز عشاء کی سنتوں کے بعد سے صبح کی اذان تک کم سے کم تین رکعت واجب ہیں جو خواہ اکیلے پڑھو خواہ جماعت سے۔ خواہ تین پڑھو یا زیادہ مگر طاق ضرور ہوں۔ خواہ پہلے وقت پڑھو خواہ پچھلے وقت اور چونکہ رمضان میں لیلۃ القدر ہے نیز رمضان میں قرآن مجید زیادہ پڑھنے کی تاکید ہے۔ اس لئے حضرت عمرؓ نے کاروباری آدمیوں۔ مزدوروں۔ تھکے ہارے زمینداروں اور نیند کے مغلوبوں کی آسانی کے لئے یہ انتظام کر دیا کہ وہ پہلے وقت ایک قاری کے پیچھے وتر پڑھ لیا کریں۔ اور چونکہ حضور علیہ السلام گیارہ رکعت تہجد پڑھا کرتے تھے اس لئے اہل حدیث گیارہ پڑھنے لگ گئے۔ اور حنفیوں نے معلوم نہیں کہاں سے بیس رکعت نکال لیں۔

اب ہم احمدیوں کا زمانہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں تو قادیان میں تراویح کی جماعت نہ ہوتی تھی گویا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا زمانہ تھا۔ ہاں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جو حضرت عمرؓ کی اولاد میں سے تھے اپنی خلافت میں تراویح کا رواج دیا۔ بلکہ ایک دو سال جبکہ آپ بیمار تھے آپ کے گھر میں تراویح ہوا کرتی تھیں مگر گیارہ ہوتی تھیں بیس نہیں۔ اور بعض مساجد میں پہلے وقت میں اور بعض میں پچھلے وقت میں۔ یہانتک کہ اب خلافت ثانیہ کے زمانہ میں خلافت اولیٰ کے رائج کردہ انتظام پر عمل ہو رہا ہے

پس قرآن سننے کے لحاظ سے یہ طریق اچھا ہے کہ ایک ماہ میں سارا قرآن ختم ہو جاتا ہے اور ہر رات کو رکھنے کی وجہ سے لیلۃ القدر کی برکات سے بھی حصہ مل جاتا ہے۔ مگر بہتر یہی ہے کہ پچھلی رات کو اپنے گھر میں اطمینان اور خشوع خضوع سے انسان وتر پڑھے اور اس نماز کا نام شریعت میں وتر ہے یا پچھلی رات کو پڑھنے کے لحاظ سے تہجد ہے۔ قرآن مجید میں تہجد اور حدیث میں وتر کے الفاظ ہیں۔ تیسرا نام تراویح ہے جو زمانہ نبوی کے بعد کا نام ہے اور مشتق ہے راحت سے اور چونکہ عام طور پر لوگ چار رکعت کے بعد وقفہ ڈالتے ہیں تاکہ نمازی کچھ آرام کر لیں اس لئے اس نماز کو تراویح کہنے لگ گئے ہیں۔ پس ہماری شریعت میں تراویح یعنی رمضان شریف میں پہلے یا پچھلے وقت وتروں کا جماعت سے پڑھنا نہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت اور نہ مستحب بلکہ محض نفل ہے اور جو شخص سمجھتا ہے کہ پچھلی رات میں میں سحری کھانے کے لئے بھی بمشکل اُٹھ سکوں گا تہجد کی نماز کے لئے تو اُٹھ ہی نہیں سکتا۔ نیز جو شخص یہ محسوس کرتا ہے کہ اگر میں جماعت سے نماز نہ پڑھوں گا تو اکیلے میں مجھے توفیق نہ ملے گی تو بہتر ہے وہ پہلے وقت ہی لوگوں کے ساتھ تراویح پڑھے کہ اس طرح وتر بھی جو کہ واجب ہیں ادا ہو جائیں گے اور قرآن مجید سننے کا موقعہ ملے گا اور لیلۃ القدر کی برکات سے بھی حصہ مل جائے گا۔ لیکن جو شخص پچھلی رات کو جاگ سکتا ہے اور اکیلے میں نماز کی طرف زیادہ راغب ہے تو ایسے شخص کے لئے یہی بہتر ہے کہ پچھلی رات کو گھر میں خشوع اور خضوع سے نماز پڑھے اور قرآن مجید سننے کی کمی خود بذریعہ تلاوت پوری کرے۔

(الفضل ۸ نومبر ۱۹۳۶ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کیلئے صدقہ اور دعاء

مورخہ ۱۸/۷/۴۹ کو صبح کی نماز کے بعد جماعت احمدیہ میانوالی خانانوالی ضلع سیالکوٹ نے اپنے پیارے امام المصلح الموعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازی عمر کے لئے اجتماعی دعا کی اور مبلغ ساٹھ روپے کا چھترا خرید کے صدقہ دیا۔ اللہ تعالےٰ اپنے کامل فضل و رحم سے اپنے موعود خلیفہ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ماسٹر محمد شریف سیکرٹری جماعت احمدیہ میانوالی خانانوالی ضلع سیالکوٹ

(۲) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مسلسل علالت کے پیش نظر ۱۵/۷/۴۹ بروز جمعہ بطور صدقہ ساٹھ روپے کی رقم جمع ہوئی اور بعض دوستوں کے وعدے اس کے علاوہ ہیں۔ جمع شدہ رقم کے دو بکرے ذبح کر کے گوشت غرباء و مساکین میں تقسیم کیا۔ اللہ تعالےٰ ہمارے آقا و محسن کو کامل صحت عطا فرمائے اور ہم پر دیر تک آپ کا سایہ قائم رہے۔ آمین خاکسار محمد عالم امیر جماعت ڈھڈیک براستہ رام نگر

بجٹ پورا کرنے والی جماعتیں

ذیل میں تمام ان جماعتوں اور سکرٹریان مال کے اسماء دکھائے گئے ہیں۔ جن کی طرف سے ماہ مئی اور جون دونوں مہینے بجٹ چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ مستورات کا دو ماہ کا بجٹ پورا ہو گیا ہے۔ یعنی دو ماہ میں جس قدر رقم آنا چاہیئے تھی۔ اُن کی طرف آ گئی ہے۔ باقی جماعتوں کی طرف سے یا تو رقم آئی نہیں۔ یا بمقابلہ بجٹ کم آئی ہے۔ اس فہرست کی نقل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی بغرض دعا بھجوا دی گئی ہے۔ تا حضور کو یہ بھی علم ہو جائے کہ کون کون سیکرٹریان مال نے اس عرصہ میں اچھا کام کیا ہے۔ (نظارت بیت المال)

نمبر شمار	حلقہ	نام جماعت	نام سیکرٹری صاحبان مال	نمبر شمار	حلقہ	نام جماعت	نام سیکرٹری صاحبان مال
۱	سیالکوٹ	سیالکوٹ چھاؤنی	حافظ عبد العزیز صاحب	۲۷	گجرات	شیخ پور	چوہدری خورشید احمد صاحب
۲	"	بہلول پور	چوہدری قائم الدین صاحب	۲۸	"	فتح پور	مرزا صدر الدین صاحب
۳	"	نارووال	حکیم محمد عبد اللہ صاحب	۲۹	"	ڈنگہ	حافظ احمد دین صاحب
۴	"	ڈیریانوالہ	بشیر احمد صاحب	۳۰	"	سرائے عالمگیر	کرامت الدین صاحب
۵	لاہور	مغلپورہ فیض باغ	ایم عبد الرحمن صاحب بی۔ اے	۳۱	"	جسوکے	حسن محمد صاحب
۶	"	سول لائن	میاں غلام محمد صاحب	۳۲	"	گوڑہ جٹاں لنگے	منشی خان محمد صاحب
۷	"	نیلا گنبد	قاضی محمود احمد صاحب	۳۳	جہلم	کالا گوجراں	عبد القیوم صاحب
۸	"	بھاٹی گیٹ	مرزا محمد اسمٰعیل صاحب	۳۴	سرحد	مردان	میاں علی شیر صاحب
۹	"	باغبانپورہ	مستری شاہ الدین صاحب	۳۵	"	بالاکوٹ	محمد زمان خان صاحب
۱۰	"	قصور	مرزا محمد صدیق بیگ صاحب	۳۶	"	رسالپور	بابو رشید احمد صاحب
۱۱	شیخوپورہ	کرم پورہ	چوہدری غلام حیدر صاحب	۳۷	ڈیرہ غازیخان	ڈیرہ غازیخان	محمد عثمان صاحب
۱۲	"	سید والا	ماسٹر محمد یحییٰ صاحب	۳۸	مظفر گڑھ	مظفر گڑھ	محمد عبد اللہ صاحب
۱۳	"	چوہڑکانہ منڈی	میاں حبیب اللہ صاحب	۳۹	ملتان	علی پور	میاں خدا بخش صاحب
۱۴	"	سانگلہ ہل	چوہدری فقیر اللہ صاحب	۴۰	"	چک 160/7-R	چوہدری غلام قادر صاحب
۱۵	"	گوچک	چوہدری مراد علی صاحب	۴۱	"	چک ۵۴۹ ع / 542 E-B	محمد رفیق صاحب
۱۶	"	قاضی کوٹ شرقی	قاضی محمد عالم صاحب	۴۲	"	لودھراں	ملک محمد موسیٰ صاحب
۱۷	لائلپور	گوجرہ چک ۳۱۵	ماسٹر عطاء حسین صاحب ایم بی ہائی سکول	۴۳	سندھ	کمال ڈیرہ	محمد طفیل صاحب
۱۸	"	چک ۵۶۵ گ ب	ماسٹر محمد خان صاحب	۴۴	"	صوبہ ڈیرہ	ماسٹر غلام محمد صاحب
۱۹	"	چک ۲۴۴ ج ب	چوہدری جمال الدین صاحب	۴۵	"	کوٹ احمدیاں	چوہدری غلام قادر صاحب
۲۰	"	چک ۲۰۷ گ ب	چوہدری غفور احمد صاحب	۴۶	"	بشیر آباد اسٹیٹ	ملک مولا بخش صاحب
۲۱	"	چک ۵۷۰ گ ب	چوہدری غلام حسین صاحب	۴۷	"	نئی کوٹ احمدیاں	چوہدری دین محمد صاحب
۲۲	سرگودھا	سرگودھا	غلام رسول صاحب	۴۸	"	شریف آباد نارم	امام الدین صاحب
۲۳	"	خوشاب	مولوی عبد الکریم صاحب	۴۹	منٹگمری	چک 55/2-L	چوہدری غلام سرور صاحب
۲۴	"	بھیرہ	ماسٹر امام علی صاحب	۵۰	"	اوکاڑہ	ماسٹر حاکم علی صاحب
۲۵	"	چک ۳۵ ج ع	چوہدری ہدایت اللہ صاحب	۵۱	"	چک 96/12-L	چوہدری عبد الرحمن صاحب عزیز
۲۶	گجرات	گجرات	ماسٹر محمد رشید عالم صاحب				

ثواب کا نادر موقع!

ہمیں تبلیغی ضروریات کے واسطے مندرجہ ذیل کتب کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب قیمتاً یا مفت چھ ماہ کے لئے عاریتہً ہی بذریعہ رجسٹری ہمیں بھیجدیں۔ تو بڑا ثواب کمائیں گے۔

(۱) بہائی مذہب کی حقیقت مصنفہ مولوی فضل دین صاحب وکیل

(۲) بہائی مذہب پر تبصرہ: مصنفہ مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری!

(وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ براستہ چنیوٹ)

ربوہ میں درس القرآن کا چوتھا حصہ شروع ہو چکا ہے

کل سے بفضلہ تعالیٰ ربوہ میں قرآن کریم کے چوتھے حصے کا درس ۱۹۔ سپارے کے آغاز سے مکرم مولوی … الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت نے دینا شروع فرمایا ہے۔ (نائب ناظر تعلیم و تربیت)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۱۴۷۹ ع: میں حبیبہ بیگم زوجہ عبد الحلیم صاحب عمر ۲۰ سال سکونت حال گھیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر ۲/۴/۲۳۲ (۲) پہنچیاں -/۲۰۰ = دو تولہ گلوبند طلائی دو صد روپیہ -/۲۰۰ = انگوٹھی تین ماشہ -/-/۲۵ کانٹے آٹھ ماشہ -/۶۶ = چھ ماشہ انعام طلائی -/-/۵۰ بیس تولہ پٹڑیاں چاندی = -/۲۰ روپیہ بیس تولہ پازیب چاندی -/۲۰ روپیہ = چھ تولہ زری بند -/-/۶ روپیہ کل میزان ۴/۶۱۹ = اس کے علاوہ میری کوئی ذاتی جائداد نہیں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے فوت ہونے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہووے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ: حبیبہ بیگم۔ گواہ شد: سید حسن شاہ۔ گواہ شد: عبد الحلیم کلرک خزانہ جھنگ گھیانہ

وصیت ۱۱۴۸۰ ع: میں رضیہ بیگم زوجہ محمد یاسین صاحب عمر ۲۰ سال سکنہ گھیانہ ڈاکخانہ گھیانہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ مہر -/۵۰۰ = کانٹے ۹ ماشہ -/-/۹۰ کلپ وزنی ۶ ماشہ -/۵۰ کل میزان -/۶۴۰ روپے میرا کل روپیہ -/۶۴۰ روپیہ بنتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد اور کوئی جائداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامۃ: رضیہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد: محمد یٰسین بقلم خود حال گھیانہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد: عبد الرحمن بقلم خود فضل سٹریٹ چوک بازار گھیانہ

وصیت ۱۱۴۸۱ ع: میں حور بانو بنت شیخ فیاض الدین صاحب مرحوم عمر ۳۰ سال سکونتی لاہور رام گلی نمبر ۴ مکان ۱۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ جو تھی وہ تمام پانی پت اور قادیان تباہ ہو چکی ہے۔ اس وقت صرف میری ماہوار آمد ہے۔ اور اسی پر گزارہ ہے۔ ماہوار آمد -/۷۶ روپے یعنی -/۶۰ روپے تنخواہ -/۱۶ روپے الاؤنس میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ الامۃ: حور بانو پانی پتی۔ گواہ شد: محمد اسمٰعیل پانی پتی۔ گواہ شد: محمد احمد پانی پتی۔

وصیت ۱۱۴۸۳ ع: میں عبد الحلیم ولد بابو عبد الحکیم صاحب عمر ۲۴ سال حال جھنگ گھیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ انبالہ شہر میں حسب ذیل ہے۔ مکان رہائشی دو عدد مالیتی تقریباً -/۳۰۰۰ تین ہزار روپیہ بوجہ فسادات مشرقی پنجاب رہ گئی ہے۔ اراضی تقریباً ۱۰ بیگھہ مالیتی -/۳۰۰۰ تین ہزار روپیہ بوجہ فسادات مشرقی پنجاب رہ گئی ہے۔ میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

(نوٹ) چونکہ مندرجہ بالا جائداد مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے میری زندگی میں مجھے واپس دیدی۔ یا اگر میرے بعد میرے ورثاء کو ملے۔ پھر بھی مطابق وصیت صدر انجمن احمدیہ ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ (اس وقت میرے ذمہ یا میرے ورثاء کے ذمہ اس کی ادائیگی کا ذمہ وار نہیں) اس وقت میرا گزارہ میری ماہوار آمد مبلغ -/۱۰۶ روپیہ ماہوار تنخواہ معہ الاؤنس وغیرہ کے ہے اس میں اس میں میرا جی پی فنڈ بھی شامل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت یعنی -/۹/۱۰ ماہوار ادا کرتا رہونگا۔ اور کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔

العبد: عبد الحلیم کلرک خزانہ جھنگ۔ گواہ شد: روشن دین قادیان محلہ دار الفتوح حال وارد جھنگ گھیانہ۔ گواہ شد: محمد عنایت اللہ واقف زندگی موصی ۱۰۶۸۹ بقلم خود بابو وال جھنگ گھیانہ

وصیت ۱۱۴۸۵ ع: میں عبد القادر جینا امام مسجد احمدیہ ولد عبد الغنی صاحب عمر ۵۳ سال سکنہ یادگیر ڈاکخانہ خاص گلبرگہ حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد غیر منقولہ ایک مکان ہے جو موضع یادگیر جو میرے اور میرے بھائی مسمی عبد اللہ صاحب میں مشترک ہے۔ اس کی قیمت اندازاً -/۱۰۰۰ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ جس کے نصف حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس وقت میری آمد فی ماہ ۳۵ روپیہ سکہ عثمانیہ ماہوار ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد: عبد القادر ولد عبد الغنی ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۸ء۔ گواہ شد: محمد عبد الحی امیر جماعت احمدیہ یادگیر۔ گواہ شد: محمد اسمٰعیل مولوی فاضل ہائیکورٹ سیکرٹری مال

وصیت ۱۱۴۸۶ ع: میں محمد علی ولد عبد القادر صاحب عمر ۲۶ سال ساکن یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ حیدر آباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۰/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد غیر منقولہ بصورت حصہ مکان کھاڑی باڑی ہے۔ جس کی قیمت اندازاً -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ کوئی نہ جائداد منقولہ ہے نہ غیر منقولہ اس کے ۱/۱۰ حصہ

کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمدن پچاس روپیہ ۵۰ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت جو جائداد ثابت ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہو گی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ وہ میری وصیت سے منہا سمجھی جاوے گی۔

العبد: محمد علی ولد عبد القادر گواہ شد: محمد اسمٰعیل مولوی فاضل۔ گواہ شد: محمد عبد الحی احمدی امیر جماعت احمدیہ

وصیت ۱۱۴۸۷ میں محمد اسمٰعیل عوزی ولد احمد عوزی صاحب عمر ۵۵ سال سکونت یادگیر ڈاکخانہ خاص ضلع گلبرگہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴۸/۱۰/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ اراضی موقوعہ جامسلی قصبہ یادگیر یادگیر جملہ مالیتی الـ... روپیہ سکہ عثمانیہ اور ایک قطعہ مکان موقوعہ قدیم عیدگاہ مالیتی الـ... روپیہ سکہ عثمانیہ و ایک مکان موقوعہ یادگیر الـ... روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ اور جائداد منقولہ بصورت زیورات نقرئی و طلائی و اثاثہ کے البیت وغیرہ الـ... روپیہ کی ہے۔ اس طرح جملہ جائداد کی مالیت ـ/۶۰۰۰ چھ ہزار روپیہ سکہ عثمانیہ کی ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے ایک سو روپیہ ۱۰۰/- روپیہ سکہ عثمانیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ جو ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ علاوہ ازیں میں بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ کہ میری وفات کے وقت میری جو اور جائداد ثابت ہوئی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

نیز اگر میری ماہوار آمد میں کوئی اضافہ ہو۔ تو اس کے مطابق ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن کو ادا کرتا رہونگا

عبدہ۔ محمد اسمٰعیل عوزی۔ مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۸ء

گواہ شد: محمد اسمٰعیل مولوی فاضل ہائی کورٹ۔

گواہ شد: نعمت اللہ عوزی فرزند موصی۔

وصایا کی منظوری کیلئے ضروری شرائط

یہ فیصلہ ہے۔ کہ جو وصیت چھ ماہ کے اندر اندر مکمل نہ ہو۔ اس کو مجلس کارپرداز میں پیش کر دینا چاہیئے مجلس فیصلہ کرے کہ اس کے متعلق کیا کاروائی کی جائے عام طور پر لوگ وصیت کر کے خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور پھر کوئی خبر نہیں لیتے۔ جب تک سرٹیفکٹ نہ ملے۔ بار بار دریافت کرتے رہنا چاہیئے۔

چونکہ ایک وجہ منظور نہ ہونے کی یہ ہوتی ہے۔ کہ چندہ شرط اوّل اور اعلان وصیت کا چندہ موصی داخل نہیں کرتا اس لئے موصی کو یہ چندے وصیت فارم پُر کرنے کے ساتھ ہی ادا کر دینے چاہئیں۔ یا بعد میں جلد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرا دینے چاہئیں۔

دوسری وجہ وصیت منظور نہ ہونے کی یہ ہوتی ہے کہ مقامی جماعت سے تصدیق نہیں ہوتی۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ عہدیداران جماعت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ جب جماعت میں کسی موصی کے تصدیقی فارم پہنچیں۔ فوراً تصدیق کر کے واپس فرما دیا کریں۔ اور اگر کسی وجہ سے موصی تصدیق کے قابل نہیں۔ تو اس کی وجہ لکھ کر واپس کر دینے چاہئیں۔ ڈرنا نہیں چاہیئے۔ سچی بات سے کیوں ڈرنا ہے۔ ہاں ذاتی رنجشوں کی وجہ سے روک نہیں ڈالنی چاہیئے۔ جو حقیقت ہو وہ لکھ دینی چاہیئے۔ تاکہ موصی کو اصلاح کے لئے لکھا جا سکے۔ اکثر عہدیداران ان فارموں کو نہ واپس کرتے ہیں نہ کوئی جواب دیتے ہیں۔ یہ طریق درست نہیں۔ جہاں تصدیق کرنے میں ذمہ داری عائد ہوتی ہے ان کی وجہ سے موصی ایک نیکی سے محروم رہتا ہے موصیوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وصیت کرنے کے بعد اپنے اندر خاص تبدیلی پیدا کریں۔ اور اپنی اصلاح کی طرف خاص طور پر توجہ کریں۔ کیونکہ وصیت کرنا ایک بہت بڑی قربانی ہے۔ موصی کو جماعت کے اندر نیکی تقویٰ اور اخلاق کا نمونہ بن جانا چاہیئے تاکہ جماعت کے عہدیدار فوراً اس کی تصدیق کر سکیں (سیکرٹری)

ترکی کے آئندہ انتخابات اور سیاسی پارٹیاں

استنبول ۲۰ جولائی۔ ڈیموکریٹک پارٹی کی اکثریت نے ترکی میں اقتدار حاصل کرنے کے لئے اپنی آئندہ انتخابی جدوجہد میں طاقت حاصل کرنے کی تجویز کو رد کر دیا ہے۔ حکومت کی عوامی پارٹی کے مقابلہ میں ڈیموکریٹک پارٹی خاص حزب اختلاف کی حیثیت رکھتی ہے۔

پارٹی کی پالیسی کو مجملاً مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں۔ ہم یہ یقین کرنے کے لئے کہ ۱۹۵۰ء کے انتخابات میں تمام ووٹر اپنی مرضی کے مطابق رائے دینے میں آزاد ہوں۔ ہر قسم کی ضروری ضمانت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن ان ضمانتوں کو حاصل کرنے کے لئے بھی ہم طاقت استعمال کرنے پر تیار نہیں ہیں۔ ملک جمہوریت کی جانب بڑھ رہا ہے۔ ہم جو چیز حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اسے قانونی طریقوں سے ہی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور طاقت استعمال کرنے کی کوشش نہیں کریں گے خواہ ہمیں دیر ہی کیوں نہ لگ جائے۔" (اسٹار)

ہندوستان کو قرضہ

نیویارک ۲۰ جولائی۔ مالی مبصرین کا کہنا ہے کہ عالمگیر بنک کی طرف سے ہندوستان کے مجوزہ ترقیات کے قرضے کی رقم دس کروڑ ڈالر ہے۔ اس کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے۔ کئی ہفتے تک آخری فیصلے کی توقع نہیں ہے۔ (اسٹار)

مشرقی پنجاب اسمبلی کا ضمنی انتخاب

نئی دہلی ۲۰ جولائی۔ مزدوروں کے حلقہ انتخاب سے مشرقی پنجاب اسمبلی کا جو ضمنی انتخاب ہو رہا ہے۔ اسمیں مشرقی پنجاب سوشلسٹ پارٹی غیر جانبداری کی پالیسی اختیار کرے گی۔ اصل مقابلہ کانگرسی امیدوار مسٹر امرناتھ وبالنکار اور دلیش سیوک پارٹی کے امیدوار کرنل گوربخش سنگھ کے درمیان ہو گا۔ کمیونسٹ پارٹی دلیش سیوک پارٹی کے امیدوار کی حمایت کرے گی۔ تقسیم سے قبل اس حلقہ کے ووٹروں کی تعداد ۶ ہزار تھی۔ ان میں سے ۴ ہزار مسلمان پاکستان چلے گئے۔ اور امرتسر، گورداسپور اور جالندھر کی مختلف فیکٹریوں میں کافی تخفیف ہو جانے کی وجہ سے بہت سے ووٹروں کا پتہ نہ۔

۴ لگنا دشوار ہے۔ اس طرح ووٹنگ میں ۱۵۰۰ افراد سے زیادہ کے شریک ہونے کی توقع نہیں ہے۔ کانگریس نے اس ضمنی انتخاب میں پروپیگنڈا اور دوسرے مقاصد کے لئے ۴۰ ہزار روپیہ مقرر کیا ہے دونوں نے انتخابی جدوجہد ابھی سے شروع کر دی ہے۔ ووٹنگ اکتوبر میں ہو گی۔ (اسٹار)

ڈیرہ بجلی کمپنی کے ملازموں کی ہڑتال کی دھمکی

لائلپور ۲۰ جولائی۔ کوئٹہ بجلی کمپنی کے ملازمین کی یونین نے کمپنی کے مالکوں کو ۵ اگست سے ہڑتال کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ کیونکہ مزدوروں کی بہبودی کے لئے ان کے جائز مطالبہ کو ٹھکرا دیا گیا۔ اور مالکوں اور ملازموں کے اختلافات آخری حد تک پہنچ چکے ہیں۔ مزدوروں کا مطالبہ تھا۔ کہ اس ماہ جن کلرک اور اکاؤنٹنٹ کو ڈسچارج کیا گیا تھا۔ انہیں پھر رکھا جائے۔ حکومت پاکستان کمپنی کو ملکیت بنائے۔ ذمہ دار عہدوں پر مسلمان مقرر کئے جائیں۔ (اسٹار)

دیواروں کی تعمیر کیلئے بھی مشین تیار ہو گئی

لنڈن ۲۰ جولائی۔ برطانیہ میں ایسی سادہ مشین بنائی جا رہی ہے جس سے مضبوط اور سیدھی دیواریں بہت تھوڑے وقت میں اور بہت کم قیمت پر کھڑی کی جا سکتی ہیں۔ کوٹھیوں کی عمارات۔ دیہاتی مکان اور باغات کی دیواریں خاص طور پر بڑی خوبی سے بن سکتی ہیں۔۔ اس مشین میں ہر قسم کی مٹی ڈالی جا سکتی ہے اور ہر قسم کا ایسا مواد استعمال ہو سکتا ہے جس سے دیواریں بہت پکی بنائی جا سکتی ہیں۔ ایک مربع فٹ دیوار کے لئے ساڑھے پانچ سیر سیمنٹ درکار ہوتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ مشین بہت سادہ ہے۔ چند گھنٹوں کی پریکٹس کے بعد اسے کوئی شخص بھی استعمال کر سکتا ہے۔ یہ مشینیں سترے کی ایک فرم تیار کر رہی ہے۔ انہیں اڑھائی فٹ لمبی اور ایک فٹ تین انچ اونچی دیوار بنانے کے لئے بنایا گیا۔ موٹائی چار انچ اور نو انچ کے درمیان ہوتی ہے۔ مشینوں میں مٹی وغیرہ بھر دی جاتی ہے اور اس کے بعد دیوار بننی شروع ہو جاتی ہے

جب عمارت کے گرد ایک فٹ تین انچ اونچی دیوار بن جاتی ہے تو پھر کچھ توقف کی ضرورت پڑتی ہے تاکہ یہ اچھی طرح سوکھ جائے۔ اس طرح کسی کوٹھی کی دیواریں سات دن میں اور دو منزلہ مکان کی دیواریں اٹھارہ دن میں بن سکتی ہیں۔ دیوار کے دو حصوں کے درمیان دو انچ جگہ خالی رہتی ہے۔ جہاں سٹینڈرڈ ڈیزائن کی دھات کی ایسی چیزیں لگا دی جاتی ہیں۔ جن سے دیوار مضبوط ہو جاتی ہے۔ اندر عام طریقے پر پلستر کیا جاتا ہے اور باہر بھی جیسا پلستر خواہش ہو کرایا جا سکتا ہے۔

ان مشینوں کو زیادہ کفایت سے یوں استعمال کیا جا سکتا کہ دو مشینیں بہ یک وقت استعمال کی جائیں ان میں ایک ایک شخص بیٹھے۔ ایک پہیوں کو چلائے اور دوسرا مٹی ملائے۔

امیر السنوسی برطانوی حمایت کے مستحق ہیں

لنڈن ۲۰ جولائی۔ اخبار ٹائمز نے امیر سنوسی پر ایک مقالہ افتتاحیہ لکھا ہے۔ اس میں اخبار مذکور نے امیر کے مذہبی خیالات رکھنے کا تذکرہ کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ گو امیر گہرے مذہبی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ حقائق بین بھی ہیں۔ انہوں نے بہت پہلے اس نقصان کو محسوس کر لیا تھا جو مغربی تہذیب سے دور رہنے سے ہوگا۔ وہ ایک ڈپلومیٹ بھی ہیں جنہوں نے ہمیشہ یورپی حکومتوں کی حمایت چاہی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ بدوؤں میں اصلاحات رائج کر بھی سکتے ہیں یا نہیں۔ ٹائمز لکھتا ہے کہ لیکن عرب سیاست دان اور اس ملک کے دوست ہونے کی حیثیت سے وہ برطانوی حمایت کے حقدار ہیں (اسٹار)

مشرق وسطیٰ میں اشتراکی خطرے کا مقابلہ کرنے کی تدابیر

لنڈن میں برطانوی نمائندوں کی کانفرنس

لنڈن ۲۰ جولائی۔ قاہرہ کے غیر سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ جمعرات کے روز لنڈن میں برطانوی نمائندوں کی جو کانفرنس شروع ہو رہی ہے اس میں ایک اہم موضوع زیر بحث یہ بھی ہوگا کہ مشرق وسطیٰ میں اشتراکی خطرے کا کس طرح مقابلہ کیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ مصری حکومت کو لنڈن میں اپنے سفیر سے ایک طویل مراسلہ موصول ہوا ہے ۔۔۔۔۔۔۔ مصری اخبارات کا کہنا ہے کہ مصری وزارت اپنے سفیر کی رپورٹ کو بہت زیادہ اہمیت دیتی ہے۔ اس مراسلہ میں ظاہر کیا گیا ہے کہ برطانوی دفتر خارجہ علاوہ دوسرے امور کے ان باتوں پر پوری تفصیلات کا طالب ہے۔ مثلاً یہ کہ مشرق وسطیٰ میں اشتراکی پراپیگنڈے کی کتنی وسعت ہے۔ اور ریاستیں کس حد تک اس کو روک سکتی ہیں۔ اشتراکیت کی نشوونما کے لئے کیا کیا مواقع حاصل ہیں۔ اور جنگ کی صورت میں مشرق وسطیٰ کے ممالک کے پاس کتنی فضائی۔ بحری۔ بری اور فوجی طاقت ہے (اسٹار)

فصل ربیع کے لگان میں تخفیف

لاہور ۲۰ جولائی۔ مہاجرین کی خاص رعایت کے طور پر حکومت مغربی پنجاب نے متروکہ اراضی کی فصل ربیع ۱۹۴۸ء کے لگان میں تخفیف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لگان میں تخفیف صرف مالیہ اراضی اور محصولات کے برابر ہوگی۔ حکومت نے خریف ۱۹۴۸ء کے نصف لگان کی وصولی بھی ملتوی کر دی ہے جو خریف ۱۹۴۹ء کے زر لگان کے ساتھ ادا کی جاتی تھی۔ لیکن ربیع ۱۹۴۹ء کا لگان مالیہ اراضی کے تین گنا کے حساب سے پوری پابندی سے وصول کیا جائے گا۔ اگر خریف ۱۹۴۸ء کا سارا لگان ادا کر دیا گیا ہو تو اس صورت میں کوئی رعایت نہیں دی جائے گی۔ لیکن اگر ربیع ۱۹۴۸ء کا لگان مالیہ کے تین گنا کے حساب سے ادا کیا گیا ہو تو زائد رقم ربیع ۱۹۴۹ء کے لگان میں شامل کی جائے گی۔ البتہ مقامی مزارعین کے لئے ضروری ہوگا کہ متذکرہ بجنود فصلوں کا لگان مالیہ کے چھ گنا کے حساب سے ادا کریں۔ (سرکاری اطلاع)

کیا شاہ ایران امریکہ جائیں گے

طہران ۲۰ جولائی۔ یہاں کے اخبارات میں برابر یہ اطلاع گشت کر رہی ہے کہ شاہ ایران مستقبل قریب میں امریکہ جانے والے ہیں۔ ایک اخبار نے تو ان لوگوں کے نام تک لکھ دیئے ہیں جو سفر میں آپ کے ساتھ جائیں گے اور ان لوگوں کے نام بھی لکھ دیئے ہیں جو غیر حاضری میں امور مملکت کی نگرانی کریں گے۔ مزید بتایا گیا کہ یہ سفر ایرانی انتخابات کے بعد عمل میں آئے گا۔

برطانیہ اور امریکہ کے درمیان لین دین کم ہو جائیگا

اسکندریہ ۲۰ جولائی۔ اسکندریہ کے روئی کے سٹہ بازی کے بازار میں حکومت کے نمائندہ نے اسٹار کو بتایا کہ بازار اطمینان بخش ہے اور یہ کہ حالات معمولی پر آ گئے ہیں۔ بازار کی حالت بہتر ہو جانے کا سبب یہ ہے کہ مصر اور پولینڈ۔ زیکوسلاویکیا۔ فرانس۔ روس یوگوسلاویا اور بلجیم اور جرمنی کے بعض علاقوں کے ساتھ سودے ہو رہے ہیں یا سودوں کی گفت و شنید ہو رہی ہے۔ صورت حال کی بہتری کا ایک اور اہم سبب برطانوی حکومت کا پونڈ کی قیمت نہ گرانے کا فیصلہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس کی وجہ سے برطانیہ اور امریکہ کے درمیان لین دین کم ہو جائیگا اور برطانیہ اشیاء خصوصاً روئی مصر جیسے اسٹرلنگ میں کام کرنے والے ملکوں سے خریدے گا۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ برطانیہ کی بحالی میں مصری روئی کو ایک ممتاز مقام حاصل ہوگا۔ (اسٹار)

مصر کی نوآبادی ـــ برطانیہ

لنڈن ۲۰ جولائی۔ کیا قدیمی مصریوں نے برطانیہ کو اپنی نوآبادی بنانے کی کوشش کی تھی؟ یہ سوال ان تحقیقات کی وجہ سے پیدا ہوا ہے جو اس وقت کینٹ میں مارگریٹ کے قریب ایک زمین دوز مکان میں کی جا رہی ہیں۔ یہ مکان ۱۸۳۵ء میں پہلی بار دریافت ہوا تھا۔ لیکن حال ہی میں اس کی خوب دیکھ بھال کی گئی ہے۔ اس تحقیق کے نگران مسٹر ہاورکورسی نے کہا کہ مکان کی دیواروں پر لگی ہوئی سیپیوں پر جو کام بنایا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ مکان ایک قدیمی مصری مقبرہ ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ برطانیہ میں تہذیب کی روشنی پہلی بار جزیرہ روم کی کوئی قوم اٹھارھویں صدی قبل مسیح میں لائی تھی۔ (اسٹار)

سورج کی پرستش کرنیوالا حلف اٹھانے سے انکار

لنڈن ۲۰ جولائی۔ لنڈن کی ایک عدالت میں ایک ۲۲ سالہ انگریز نے معمول کے مطابق حلف اٹھانے سے انکار کر دیا۔ اس نے بتایا کہ وہ اس موضوع پر قدیمی مصریوں کی تہذیب کا مطالعہ کرنے کے بعد سورج کی پرستش کرنے لگا ہے۔ عدالت نے اسے حلف لینے کے بجائے وعدہ کرنے کی اجازت دے دی۔ (اسٹار)

اشتراکیت پھیل جانے کا خطرہ

لنڈن ۲۰ جولائی اطلاع ملی ہے کہ تبتی حکام نے سینکڑوں چینیوں کو ملک سے نکل جانے کا حکم دیا ہے یہ حکم بطور ایک حفاظتی تدبیر کے اٹھایا گیا ہے تاکہ اشتراکیت نہ پھیل جائے۔ اسٹار

رائفل کلبیں کھولنے اور قومی رضاکار تیار کرنے کیلئے چھ لاکھ روپے کی اپیل

صدر ڈسٹرکٹ سول ڈیفنس کمیٹی کی پریس کانفرنس

(الفضل کے سٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۲۰ جولائی۔ لاہور کے ڈپٹی کمشنر مسٹر ایس اے جعفری نے آج ڈسٹرکٹ سول ڈیفنس کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے ایک پریس کانفرنس میں مقامی اخبار نویسوں کو خطاب کرتے ہوئے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ ایک آزاد شہری کی حیثیت سے عوام پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں لوگوں کو ان کا پورا پورا احساس نہیں ہے۔ چنانچہ آپ نے کہا لوگ بعض ایسے کاموں کی ادائیگی کے لئے بھی حکومت کو ہی ذمے دار سمجھتے ہیں کہ جو ایک آزاد شہری کی حیثیت سے انہیں خود کرنے چاہئیں۔ مثال کے طور پر شہری دفاع کا مسئلہ ہے یہ کام دراصل لوکل باڈیز اور نمائندہ انجمنوں کا ہے البادے میں تربیت دینے کی سہولتیں مہیا کرنا اور پبلک کے روپے کو بہتر طریق پر خرچ کرنے میں ان کی رہنمائی کرنا حکومت کا فرض ہے لیکن اسکے لئے پبلک سے فنڈ فراہم کرنا اور لوگوں پر اس کی اہمیت واضح کر کے انہیں اسکے لئے تیار کرنا یہ دراصل عوام کی نمائندہ جماعتوں کا ہی کام ہے اب جبکہ ہم آزاد ہو چکے ہیں اور اپنے جملہ معاملات کے ہم آپ ہی ذمہ دار ہیں تو ہمارے دلوں سے یہ خیال جلد سے جلد نکل جانا چاہیئے کہ ہر کام حکومت ہی کرے اور ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں۔

شہری دفاع کے اعتبار سے آپ نے لاہور کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمیں جلد سے جلد عوام پر شہری دفاع کی اہمیت واضح کر کے انہیں اس بات پر آمادہ کر دینا چاہیئے کہ وہ اسکی خاطر ہر قسم کی قربانی سے قطعاً دریغ نہ کرینگے اور بالخصوص نہایت فراخدلی سے چندہ دیکر سول ڈیفنس کمیٹی کے لئے یہ ممکن بنا دینگے کہ وہ شہری دفاع کی متعدد سکیموں کو جلد سے جلد جامعہ عمل پہنا سکے۔

مسٹر جعفری کی تقریر کے بعد ضلع مسلم لیگ کے صدر اور صوبہ مسلم لیگ کے قائمقام جنرل سیکرٹری نے سول ڈیفنس کمیٹی کو یقین دلایا کہ وہ کمیٹی کیساتھ پورا پورا تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں ہر وارڈ میں جلسوں کا انتظام کر کے لوگوں پر اسکی اہمیت واضح کی جا رہی ہے۔ امید ہے ایک ماہ کے اندر اندر بعض وارڈوں سے ساٹھ ستر ہزار روپیہ جمع ہو جائے گا۔ یاد رہے سول ڈیفنس کمیٹی حکومت مغربی پنجاب کی ہدایات کے ماتحت عالم وجود میں لائی گئی تھی۔ شہری دفاع کے انتظامات کے سلسلے میں رائفل کلبیں کھولنے اور قومی رضاکار اور نیشنل گارڈز تیار کرنے کے لئے چھ لاکھ روپیہ درکار ہے یہ روپیہ ضلع مسلم لیگ اور علاقہ مجسٹریٹوں کی وساطت سے نیز دنگل اور مشاعرے بھی منعقد کئے جائینگے جنکی ساری آمدنی شہری دفاع پر خرچ ہوگی